2260- مصحف اور انگلیاں چومنا اور قرآن پڑھتے وقت ہلنا

سوال

میرا سوال بدعت کے متعلق ہے ، جس مسجد میں جاتا ہوں وہاں پر کچھ بھائی کچھ ایسے کام کرتے ہیں جو میرے خیال کے مطابق بدعت ہیں لیکن میں اس کی مصادر سے تاکید کرنا چاہتا ہوں ، اگر یہ کام صحیح نہ ہوئے تو ان شاء اللہ ان کاموں کو حکمت کے ساتھ صحیح کرنے کی کوشش کروں گا ۔

1- دعا کے بعد انگلیوں پر پھونک مارنا اور انگوٹھے کو آنکھوں پر پھیرنا ۔

2- دعا کو ہمیشہ سورۃ الفاتحہ کے ساتھ ختم کرنا ۔

3- قرآن کریم پکڑتے اور رکھتے وقت چومنا ۔

4- نماز میں بیٹھے ہوئے یا پھر قرآن مجید پڑھتے ہوئے ہلنا ۔

پسندیدہ جواب

عبادات میں یہ چیز ضروری ہے کہ وہ قرآن اور سنت صحیحہ میں سے صحیح دلیل پر قائم ہو، اور پھر شریعت اسلامیہ کے قواعد میں سے ہے کہ اللہ تعالی کی عبادت مشروع طریقے پر کی جائے نہ کہ بدعات پر۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(جس نے ہمارے دین میں کوئی نئی چیز نکالی جو کہ دین میں نہیں تو وہ مردود ہے) یعنی اس کا وہ عمل حبط اور مردود ہے اللہ تعالی اسے قبول نہیں فرمائے گا ۔

سورۃ فاتحہ کے ساتھ دعا ختم کرنے کی دلیل کتاب وسنت سے نہیں ملتی ، اور اسی طرح دعا کے بعد انگلیوں میں پھونک مار کر آنکھوں پر ملنے کی بھی کوئی دلیل نہیں ملتی ۔

شقیری رحمہ اللہ تعالی نے نماز کے بعد دعا کے اختتام پر دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں کو چومنا اور آنکھوں پر پھیرنا بدعت قرار دیا ہے ، اور اسی طرح نماز کے بعد دونوں ھاتھوں کی انگلیاں اکٹھی کر کے پڑھتے ہوئے آنکھوں کو لگانا بڑی قبیح بدعت ہے ۔ السنن والمبدعات (ص 71) ۔

لجنۃ دائمۃ نے قرآن کریم چومنے کے متعلق سوال کا جواب دیتے ہوئے مندرجہ ذیل فتوی جاری کیا ہے :

ہم قرآن مجید کے چومنے کے متعلق کوئی دلیل نہیں جانتے ۔

اور ایک دوسرے جواب میں لجنۃ کا کہنا ہے کہ : ہمارے علم میں قرآن کریم کو چومنے پر کوئی شرعی دلیل نہیں ہے ، اور قرآن مجید تو تلاوت اور غور وفکر اور تدبر و تعظیم اور اس پر عمل کرنے کے لیے نازل ہوا ہے ۔ فتاوی اللجنۃ الدائمۃ (نمبر 4172) ۔

اور ابن مفلح کی کتاب "الآداب الشرعیۃ" میں مندجہ ذیل عبارت ہے :

اور امام احمد رحمہ اللہ تعالی سے اس مسئلۃ میں توقف ہے (یعنی مصحف کوچومنے کے بارہ میں) اور اسے آنکھوں کو لگانے کے متعلق ، قاضی نے جامع الکبیر میں کہا ہے کہ امام احمد رحمہ اللہ نے اس میں توقف اس لیے کیا ہے کہ اگرچہ اس میں رفعت واکرام ہے کیونکہ جس میں قیاس کے لیے مدخل نہ ہواس کا نہ توکرنا ہی مستحب ہے اور نہ ہی وہ قرب کا راہ ہے ، اور اس کی تعظیم توقیفی طور پر ہی ہوتی ہے ۔

کیاآپ یہ نہیں دیکھتے کہ عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے جب حجر اسود کو دیکھا تو کہنے لگے : تو نہ نفع دے سکتا ہے اور نہ ہی نقصان اور اگر میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو چومتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے کبھی بھی نہ چومتا ۔ اھ صحیح بخاری حدیث نمبر (1597) صحیح مسلم (1270) ۔

قرآن مجید اور نماز پڑھنے میں ہلنا یہ یھودیوں کا فعل ہے جوکہ ان کے عبادت کی ایک حالت ہے توکسی مسلمان کے لائق نہیں کہ وہ یہ فعل عمدا کرے ۔ دیکھیں کتاب "بدع القراء بکر ابوزید (ص 57) ۔

اور سوال میں جو آپ نے اس منکر کو ختم کرنے میں حکمت سے کام لینے کا کہا ہے وہ شکریہ کے لائق ہے تو حکمت یہ ہے کہ آپ ان سے عبادت میں اس فعل کی دلیل طلب کریں ، اس لیے کہ دلیل فاعل کے ذمہ ہوتی ہے نہ کہ اس فعل کورو کنے والے کے ذمہ ۔

اللہ تعالی ہمیں اور آپ کو ہر قسم کی بھلائی کے کام کرنے کی توفیق دے ، اور ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمتیں برسائے آمین ۔

واللہ تعالی اعلم ۔ .